دار الافتاء
جامعة العلوم الاسلامية
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1. کیاماں اپنے نومولود بچے کے کان میں اذان واقامت کہہ سکتی ہے؟

الف- اگر وہ حالت نفاس میں نہ ہو

اور اس عورت کے اس اذان واقامت کہنے سے کیا اس عمل کے سنیت پر اثر پڑے گا؟

ب- اگر وہ حالت نفاس میں ہو

اور اگر حالت نفاس میں ماں اپنے نومولود بچے کے کان میں اذان واقامت کہہ دے تو کیا یہ قابل اعادہ ہوگا؟ اور اگر کیا اس عمل سے اس اذان واقامت کی سنیت پر اثر پڑے گا؟

2. اگر کوئی مرد دوسری جگہ ہو اور موبائل کے ذریعے بچے کے کان میں اذان واقامت کہہ دے تو کیا اس سے سنت ادا ہو جائے گی؟

الف- اگر وہاں اور لوگ موجود نہ ہو اور تاخیر ہو رہی ہو اور ایسا کیا جائے

ب- اگر وہاں اور لوگ موجود ہو پھر بھی موبائل سے اذان کہی جائے

3. اور نومولود کے کان میں جو اذان دی جاتی ہے اسکی مسنون کیفیت کیا ہے؟

الف- کیا عام اذان کی شرائط یہاں بھی لازمی ہونگی؟ جیسے استقبال قبلہ، آواز میں جہر، کانوں میں انگلیاں دینا، حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہنے پر دائیں بائیں چہرہ کرنا وغیرہ

اور ان شرائط کے نہ پورے کرنے سے کیا اس عمل کے مسنونیت پر فرق پڑے گا؟

ب- اور کیا یہ بھی لازمی ہے کہ بچے کو ہاتھ میں اٹھا کر اسکے کانوں میں اذان دی جائے یا اگر بچہ بستر پر بھی ہو اور اس کے کانوں میں اذان دینے سے بھی مسنونیت حاصل ہو سکتی ہے؟

فتوی نمبر:۲۵۱۵
محمد مومن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ نومولود کے کان میں اذان کا مقصد یہ ہے کہ سب سے پہلے اس کے کان میں جو آواز پڑے وہ اللہ تعالیٰ کی توحید، بڑائی اور کبریائی کی پڑے۔

(۱) بچے کے کان میں اذان چونکہ ذکر اور دعا کے طور پر دی جاتی ہے اس لیے بچے کی ماں بھی بچے کے کان میں اذان کہہ سکتی ہے چاہے وہ نفاس کی حالت میں ہو۔ البتہ افضل یہ ہے کہ کوئی مرد اذان کہے۔

(۲) سنت یہی ہے کہ بچے کے کان میں اذان اسی مجلس میں موجود کوئی شخص پڑھے، البتہ اگر اذان کہنے والا موجود نہ ہو تو کسی نے فون پر کسی بچے کے کان میں اذان کہہ دی تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔

سنن ترمذی میں ہے:

عن عبيد الله بن أبي رافع، عن أبيه قال: «رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم أذن في أذن الحسن بن علي حين ولدته فاطمة بالصلاة»

(ابواب الاضاحی، باب الاذان فی اذن المولود، رقم:۱۵۱۴، ج:۴، ص:۹۷، ط:مصطفی البابی حلبی)

دوسری روایت میں ہے:

عن الحسين بن علي قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : من ولد له مولود فأذن في أذنه اليمنى وأقام في أذنه اليسرى رفعت عنه أم الصبيات .

(شعب الایمان للبیهقی، باب في حقوق الأولاد، رقم:۸۶۱۹، ج:۶، ص:۳۹۰، ط:علمیہ)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے:

والأظهر أن حكمة الأذان في الأذن أنه يطرق سمعه أول وهلة ذكر الله تعالى على وجه الدعاء إلى الإيمان والصلاة التي هي أم الأركان.

(۸/۸۲، ط:علمیہ)

تحفۃ المودود باحکام المولود (لابن قیم) میں ہے:

وسر التأذين والله أعلم أن يكون أول ما يقرع سمع الإنسان كلماته المتضمنة لكبرياء الرب وعظمته والشهادة التي أول ما يدخل بها في الإسلام فكان ذلك كالتلقين له شعار الإسلام عند دخوله إلى الدنيا كما يلقن كلمة التوحيد عند خروجه منها وغير مستنكر وصول أثر التأذين إلى قلبه وتأثيره به وان لم يشعر مع ما في ذلك من فائدة أخرى وهي هروب الشيطان من كلمات الأذان وهو كان يرصده حتى يولد فيقارنه للمحنة التي قدرها الله وشاءها فيسمع شيطانه ما يضعفه ويغيظه أول أوقات تعلقه به.وفيه معنى آخر وهو أن تكون دعوته إلى الله وإلى دينه الإسلام وإلى عبادته سابقة على دعوة الشيطان كما كانت فطرة الله التي فطر عليها سابقة على تغيير الشيطان لها ونقله عنها ولغير ذلك من الحكم.

(۳۸،۳۷، ط:دار عالم لفوائد)

فتوی نمبر:۲۵۱۵۵
محمد مومن

فتاوی ہندیہ میں ہے:

ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الأذان ونحو ذلك في السراجية.

(کتاب الطهارة،الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء،الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة،۱/۳۸،ط:ماجدیہ)

فتاوی سراجیہ میں ہے:

الحائض أو الجنب اذا قال : ((الحمد لله)) على قصد الثناء لا بأس به، ولا بأس لهما بزيارة القبور والدخول فی مصلى العيد. ويجوز لهما الدعوات وقراءة ((اللهم انا نستعينك)) وجواب الأذان ونحو ذالك.

(کتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس، ۵۱،ط:علمیہ)

(۳) بچے کے کان میں اذان کہنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بچے کو دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر بچے کو اذان دینے والے سے قبلہ رخ کر لیا جائے، حی علی الصلاۃ کے وقت چہرہ ہلکا سا دائیں طرف اور حی علی الفلاح کے وقت بائیں طرف موڑے، آواز بلند کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ معتدل آواز میں اذان کہے۔ البتہ کانوں میں انگلیاں ڈالنے کی ضرورت نہیں۔

تقریرات رافعی میں ہے:

قال السنوى: فيرفع المولود عند الولادة على يديه مستقبل القبلة ويؤذن فى أذنه اليمنى ويقيم فى اليسرىٰ، ويلتفت فيهما بالصلاة لجهة اليمين وبالفلاح لجهة اليسار.

(تقریرات الرافعی علی رد المحتار، ۱/۴۵،ط:سعید)

فتاوی محمودیہ میں ہے:

سوال[۲۲۵۲]: بچہ پیدا ہونے کے وقت اذان و تکبیر بچے کے کان میں پڑھے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے کان میں انگلیاں لگا کر کھڑے ہو کر- جس طرح نماز کے لئے اذان و تکبیر پڑھی جاتی ہے- پڑھے یا اذان و تکبیر کہنا کافی ہے؟

جواب: اذان و تکبیر کے الفاظ کافی ہیں، کانوں میں انگلیاں دینے کی ضرورت نہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

(۵/۴۵۵،ط:جامعہ فاروقیہ)

فقط واللہ اعلم

کتبہ

محمد مومن پراچہ

المتخصص فی الفقه الاسلامی

بجامعة العلوم الاسلامية علامه

محمد يوسف بنورى تاون كراتشى

۲۰/رجب/۱۴۴۱ھ ۱۶/مارچ/۲۰۲۰ء

الجواب صحیح
محمد شفیق عارف
۲۰/۷/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
[signature]